۳۴۔قال رسول اللہ ﷺ :اتقوا النار ولو بشق تمرۃ

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی سہی

صحیح بخاری، رقم الحدیث 1417

۱۔ یہ ایک لمبی حدیث مبارکہ کا حصہ ہے۔ یہ حدیث مبارکہ کچھ اس طرح ہے
حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ عنقریب تم میں سے ہر شخص سے اس کا رب اس طرح بات فرمائے گا کہ آدمی اور اس کے رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ پس آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے آگے بھیجے ہوئے اپنے اعمال نظر آئیں گے۔ اپنے بائیں جانب دیکھے گا تو اس طرف بھی اس کو اپنے اعمال ہی نظر آئیں گے پھر اپنے سامنے کی

طرف دیکھے گا تو اسے جہنم کی آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا **پس تم جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ساتھ ہو**"۔

۲۔ یہ دنیا کا قاعدہ ہے کہ جب آدمی پر کوئی مصیبت یا سخت حالات ہوتے ہیں تو دائیں بائیں دیکھتا ہے۔ تو اسی طرح میدانِ محشر میں بھی وہ دائیں بائیں دیکھے گا تو اس کو دنیا کے کئے ہوئے اپنے اعمال ہی نظر آئیں گے۔

۳۔ اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ قیامت کے دن مجھ کو دائیں بائیں نیک اعمال نظر آئیں تو اس دنیا میں وہ نیک اعمال کا اہتمام کرے اور برے اعمال سے اجتناب کرے۔

۴۔ عموماً محدثین اس جملہ (اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو) کے دو مطلب لیتے ہیں۔

☆ پہلا مطلب اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اس کے لئے کسی پر زیادتی و ظلم نہ کرو اگرچہ وہ ظلم کھجور کے ٹکڑے کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

☆ دوسرا مطلب یہ ہے اگر جہنم کی آگ سے بچنا چاہتے ہو تو ضرورت مند اور محتاج لوگوں کی مدد کرو اور اپنے مال کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرو اگرچہ وہ خرچ کھجور کے ٹکڑے کے برابر ہی کیوں نہ ہو یہ صدقہ تمہارے لئے جہنم کے درمیان حجاب اور پردہ بن جائے گا۔

۵۔ اس حدیث پاک میں ترغیب ہے کہ آدمی اپنے اور جہنم کے درمیان رکاوٹ قائم کرے صدقہ کے ذریعہ سے، اگر وہ زیادہ صدقہ نہیں دے سکتا تو ایک کھجور ہی دے، اگر یہ بھی ممکن نہیں تو مبالغتہً کہا گیا کہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر جہنم سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

٦۔ اس حدیث پاک میں انسانوں کو ڈرایا جارہا ہے کہ گناہوں سے رک جاؤ کل قیامت کے دن اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہوگا اور اللہ کو جواب دینا ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ صدقہ دینے سے انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا ذریعہ ہے۔ اور صدقہ یہ بھی نہیں کہ بہت مقدار میں کیا جائے۔ جتنی

انسان کی حیثیت ہو اتنا ہی صدقہ دے۔ یہ بلاؤں کو ٹالتی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین